بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز ——— "روسی ثقافتی طائفہ"

ان دنوں ملک میں ایک روسی ثقافتی طائفے کا چرچا ہے کراچی سے راولپنڈی تک اس کی زد میں ہے اور طائفہ کی حیا باختہ خواتین ثقافت اور فن کے نام پر نیم عریاں رقص و سرود اور تھرکتے جسموں کے فنی کرتبوں کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ فحاشی، بے حیائی اور اخلاق باختگی کا کون سا نمونہ ہے جو ایسے مظاہروں میں نہیں ہوتا۔ ایک مسلمان قوم کے ہاں کسی بھی دور حکومت میں خدا کے غضب کو للکارنے والے ایسے منکرات اور تبرج جاہلیہ کی ہرگز ہرگز گنجائش نہیں ہوتی کجا کہ ایک ایسے دور حکومت میں جو شب و روز اسلام اور نفاذ اسلام کی طرف پیش رفت کا ورد کر رہی ہے اور اس سمت میں کچھ نیم دلانہ قدم بھی اٹھا رہی ہے کوئی بھی باضمیر اور دینی درد سے سرشار شخص نہ تو ایسے امور کو آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے نہ اظہار حق اور کلمہ نصح و خیر خواہی سے سکوت مجرمانہ کا اسلام روادار ہے۔ اسلام ایک جامع ہمہ گیر موثر اور بھرپور انقلاب ہے اس سمت میں بیک وقت متضاد اور متصادم اقدامات سے ہم ہرگز منزل پر نہیں پہنچ سکتے۔ گاڑی ایک ہی سمت پر سفر جاری رکھ سکتی ہے۔ بیک وقت ہم مدینہ منورہ اور ترکستان نہیں پہنچ سکتے۔ فن و ثقافت کے نام پر بے پردگی اور فحاشی کا یہ بازار پچھلے دور حکومت میں خوب سجا تھا لیکن نتیجہ سامنے آیا۔ طاؤس و رباب اور حدود اللہ کو پامال کرنے والی لہو و لعب اور سیر و تفریح کا انجام بالآخر زوال اور تباہی ہوتی ہے۔ اشاعت فاحشہ کو آپ جو بھی نام دیں مگر زہر تریاق کہلانے سے اپنی خاصیت نہیں کھو سکتا اور اشاعت فاحشہ پر قرآن نے عذاب عظیم کی "بشارت" دی ہے۔ ہونا تو یہ کہ اسلام کی سمت انقلابی اقدامات کے ساتھ ساتھ پوری قوم ذہنی و فکری اور عملی میدانوں میں بھی اسلامی فضا میں رچ بس چکی ہوتی تبھی انقلاب کا دور دورہ ہوتا مگر افسوس کہ اس وقت پوری قوم ثقافت و فن کے ان شرمناک سرگرمیوں کے ساتھ کھیل کود اور لہو و لعب کے طوفانوں میں ڈوبتی جا رہی ہے۔ کرکٹ کا آکاس بیل پوری پاکستانی ملت کو مفلوج کرتا چلا جا رہا ہے جب کہ دشمن اپنی طاقت منظم کر رہا ہے اور سرخ سامراج کا سیلاب دروازوں سے ٹکرا رہا ہے۔ اور ہم اسی سرخ استعمار کے سرخ و سفید ثقافتی طائفوں یا "طوائفوں" سے لطف اندوز ہو رہے ہیں جن کے ہاتھ ملت اسلامیہ افغانستان کے خون سے سرخ ہیں ایسے حالات میں یہ ثقافتی طائفہ ثقافت کا مظاہرہ نہیں بلکہ مجبور و مقہور مسلمانان افغانستان اور بے گور و کفن شہدائے جہاد پر خندہ استہزا اڑا رہا ہے۔

ہمیں اپنے محترم صدر پاکستان سے بہت کچھ کہنا ہے مگر آج کی فرصت میں صرف اتنی گذارش کریں گے کہ اسلام بذات خود ایک عظیم انقلاب ہے اس کے لئے بہت سی قربانیوں اور بڑی جرات مومنانہ درکار ہے۔ یہ راہ لوگوں کے مروجہ عام رخ اور فضا کو دیکھ دیکھ کر اور پھونک پھونک کر قدم اٹھانے سے ہرگز طے نہیں ہو سکتا بلکہ ہر مرحلہ میں صرف اور صرف خدائے جبار و قہار کے احکام و مرضیات کو پیش نظر رکھنا ہو گا۔ حضرت عائشہ ام المومنین نے امیر المومنین حضرت معاویہ کو ان کے عہد حکمرانی میں ان ہی کی خواہش پر ایک جامع نصیحت لکھی تھی۔ جناب صدر کے لئے اس جامع اور مختصر جملے میں بہت کچھ سامان نصیحت موجود ہے۔ حضرت عائشہ نے مسلمانوں کے حکمران حضرت معاویہ کو لکھا:۔

سلام علیک اما بعد فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول۔ من التمس رضی اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ مؤنۃ الناس و من التمس رضی الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ الی الناس۔ والسلام علیک

ترجمہ: میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص لوگوں کی ناراضگی کا خیال کئے بغیر اللہ کی رضا چاہے گا لوگوں کی گرفت سے خدا محفوظ رکھے گا اور جو لوگوں کی خوشنودی کی خاطر اللہ کی ناراضگی مول لے گا تو اللہ اس کا معاملہ عوام ہی کے سپرد کر دے گا۔

— الحق